167

نوحہ

بِن بھائی کے اب کیسے وطن جائیگی زینبؑ
مر جائیگی مر جائیگی مر جائیگی زینبؑ

پوچھے گی جو صغراؑ کہ کہاں ہیں میرے بابا
مجھکو میرا بے شیر نظر کیوں نہیں آتا
سب قتل ہوئے کیسے بتا پائیگی زینبؑ

سب چاہنے والے ہیں میرے کرب و بلا میں
سب گود کے پالے ہیں اِسی دشتِ جفا میں
یہ کہتے ہوئے جاں سے گزر جائیگی زینبؑ

زندانِ مصائب سے تو لوٹ آئی ہوں بھیا
پر ساتھ سکینہؑ کو کہاں لائی ہوں بھیا
یہ داغ کلیجے پہ نہ سہہ پائیگی زینبؑ

بس ایک ہی آرام ہے اِس قلبِ حزیں کو
بازار کے سب زخم ابھی یاد ہیں مجھکو
باغی کی بہن اب نہیں کہلائیگی زینب

یثرب کے مکیں پوچھیں گے سجادؑ سے آکر
پردیس میں برباد ہوا کیسے بھرا گھر
خوں روئے گا سجادؑ تو گھبرائے گی زینبؑ

آئیں گے نظر عونؑ و محمدؑ کے جو حجرے
ہو جائینگے سب زخم ہرے میرے جگر کے
جب عونؑ و محمدؑ کو نہیں پائیگی زینبؑ

کیا کوہِ ستم قلب پہ نانی کے گرے گا
اماں کی لحد کانپ اٹھے گی میرے بھیا
جب نیل رسن کے اُنہیں دکھلائے گی زینبؑ

کیوں آئے نہیں ساتھ میں فرزند تمہارے
گر پوچھ لیا مجھ سے یہ عبداللہ نے آکے
سو بار وہی واقعہ دہرائے گی زینبؑ

مظہرؔ وہ گھڑی کیسی تھی میں لکھ نہیں سکتا
محمل سے نظر آیا جو زینبؑ کو مدینہ
فضہؑ نے کہا درد سے مرجائیگی زینبؑ